© rasailojaraid.com

عابد میر ایم اے

فقہ الحدیث

۴

نجاست اور اس کی انواع

نجاست کی تعریف اور حکم

نجاست اس گندگی کو کہتے ہیں جس سے بچا اور اگر وہ لگ جائے تو اسے صاف کرنا مسلمان کے لیے ضروری ہے[1] چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے[2]:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ — اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک و صاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3]:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ — طہارت و پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

قرآن عزیز نے مزید فرمایا[4]:

وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ — اپنے کپڑوں کو صاف رکھیں اور گندگی سے احتراز کریں۔

بعض ائمہ کے نزدیک ازالہ نجاسات مستحب شدہ ہے۔ مگر امام شافعیؒ و ابو حنیفہؒ نے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں بجا طور پر اسے واجب و ضروری قرار دیا ہے۔ امام مالکؒ مختلف احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں[5]:

"ازالہ نجاست اس وقت فرض اور ضروری ہے جب نجاست لگنے کا علم ہو۔ اگر علم نہ ہو یا معلوم ہونے کے بعد بھول جائے اور اسی طرح نماز پڑھ لی جائے تو حرج نہیں مگر نماز کے دوران یاد آتے ہی اس کا ازالہ ضروری ہوگا۔۔۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ

[1] فقہ السنۃ: ۲۶ [2] البقرہ پ۲ [3] مشکوٰۃ [4] المدثر پ۲۹ [5] بدایۃ المجتہد: ۷۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ وسلم جوتے سمیت نماز ادا فرما رہے تھے کہ نماز کے دوران ہی آپ نے جوتا الگ کر دیا۔ صحابہؓ اطاعت واتباعِ رسول کے جذبے سے سرشار تھے۔ انہوں نے آپ کی پیروی کی۔ نماز کے بعد آپ نے فرمایا:

اِنَّمَا خَلَعْتُهَا لِاَنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا　　میں نے تو اس لیے جوتا اتارا تھا کہ جبریل نے مجھے خبر دی کہ وہ نجاست آلود ہے۔

علم ہونے پر آپ نے نجاست آلود جوتا اتار دیا مگر جو نماز جوتا الگ کرنے سے پہلے پڑھ چکے تھے اسے آپ نے نہیں دہرایا[1]

محالِ نجاست

وہ مقامات ومحل جن سے نجاست کا ازالہ کرنا ضروری ہے۔ مندرجہ بالا آیات واحادیث اور دیگر کی روشنی میں بالاتفاق[2] تین ہیں:

۱۔ جسم　۲۔ کپڑے، جوتے، اگر ان میں نماز ادا کرنی ہو۔　۳۔ مساجد اور مواضعِ صلاۃ

قلیل وکثیر نجاست کا فرق

امام شافعی کے نزدیک تھوڑی اور زیادہ نجاست میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں سے احتراز ضروری ہے مگر حنفیہ نے قلیل وکثیر کا فرق کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"اگر نجاست خفیفہ" یعنی معمولی ہو (جیسے لید، گوبر وغیرہ جس کو دیگر ائمہ کے برعکس حنفیہ نجاست میں شمار کرتے ہیں)، تو اس کی حد قلیل ربع ثوب تک ہے یعنی کپڑے کے چوتھائی حصہ تک معمولی قسم کی نجاست لگی ہو تو اس میں نماز وغیرہ جائز ہے۔ لیکن اگر نجاست غیر معمولی اور غلیظہ ہو تو پھر اس کی حد قلیل یعنی درہم یا روپیہ کی گولائی کے برابر ہے۔ اس حد تک ہو تو معاف ہے۔ زیادہ ہو تو اس کا ازالہ ضروری ہے۔"[3]

امام ابن رشدؒ حنفیہ کی اس تقسیم غلیظہ وخفیفہ کی تعریف کرتے ہیں مگر ابن حزمؒ نے درست فرمایا ہے[4]

اَيْنَ وَجَدُوْا تَغْلِيْظَ بَعْضِ النَّجَاسَاتِ وَتَخْفِيْفَ بَعْضِهَا؟　　یہ فرق ان لوگوں نے کہاں سے اخذ کیا ہے؟ قرآن وسنت میں تو یہ موجود نہیں۔

---

[1] بدایۃ المجتہد ۵۵　[2] الصلاۃ ۸۲　[3] ہدایہ ۱۸　[4] المحلی ا/۹۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تُذْاَبْ اَوْ نُسْتَنْقِ؟

درست یہی ہے کہ ہر وہ چیز جو کتاب و سنت کے دلائل سے نجاست ثابت ہوتی ہے، اس سے ...درامکان احتراز ضروری ہے۔

انواعُ النجاساتِ ——— نجاست کی قسمیں

نجاست کی بنیادی قسمیں تو دو ہیں:

۱۔ حسی وظاہری یا حقیقی: جیسے پیشاب، خون وغیرہ۔

۲۔ حکمی: جیسے شراب، کہ جن علماء کے نزدیک وہ نجس ہے، اپنی ظاہری ہیئت و نوعیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ محض شریعت کے حکم کی بنا پر نجس ہے۔

...س بنیادی تقسیم سے زیادہ اہم، نجاست کی مختلف تفصیلی اقسام کا سمجھنا ہے، تاکہ ان میں ہر ایک سے احتراز کیا جا سکے

...ردار

جانور خواہ حلال ہو، اگر بغیر ذبح کیے مر جائے تو اس کا گوشت اور چمڑا دباغت سے پہلے نجس ...م ہے۔ نہ صرف اس کا کھانا منع ہے بلکہ اس سے اپنے جسم اور کپڑوں وغیرہ کو آلودہ کرنے سے احتراز اور ...لودہ ہو جائیں تو انہیں دھونا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح اگر کسی زندہ جانور کے جسم سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ ...ار لیا جائے تو وہ بھی مردار کے حکم میں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ[۱] — زندہ جانور کا گوشت کاٹا جائے تو وہ مردار ہے۔

البتہ بعض قسم کے مردار اور مردار کے بعض حصے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مچھلی اور ٹڈی

مردہ مچھلی اور ٹڈی نہ حرام ہیں، اور نہ نجس و ناپاک۔ حدیث[۲] میں ہے:

أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ أَمَّا — ہمارے لیے دو قسم کے مردار اور دو قسم کے

...لہ اسنہ: ۲۶ لہ ترمذی، ابو داؤد ۲ مسند احمد عن ابن عمرؓ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَلْمَیْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَ الْجَرَادُ وَ — خون حلال ہیں۔ مچھلی ٹڈی اور جگر و تلی۔
اَمَّا الدَّمَانِ فَالْکَبِدُ وَ الطِّحَالُ

حدیث قدرے ضعیف ہے، مگر اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جس میں سمندر کے متعلق ارشاد ہے:

ھُوَ الطَّھُوْرُ مَاءُہٗ اَلْحِلُّ مَیْتَتُہٗ — سمندری پانی پاک اور سمندری مردار حلال ہے۔

ب۔ دمِ غیر سائل والے مردار

وہ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے جن میں اتنا بڑا نام خون ہوتا ہے کہ اگر انہیں مار دیا جائے تو ذکر حد تک بہنے میں نہیں آتا، "دمِ غیر سائل" والے جانور کہلاتے ہیں۔ ان میں چیونٹی، مکھی، شہد کی مکھی وغیرہ شامل ہیں۔ ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ ثُمَّ لِیَنْزِعْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَاءً وَ فِی الْاٰخَرِ شِفَاءً — مکھی اگر پانی وغیرہ میں گر جائے تو اسے ڈبو کر باہر نکال دو کیونکہ اس کے ایک پہلو میں بیماری اور دوسرے میں اس بیماری کا تریاق ہے

ظاہر ہے اس دوران مکھی مر بھی سکتی ہے۔ مگر یہ مردہ مکھی نجس نہیں یعنی کھانے پینے کی چیز کو ناپاک کرتی۔ امام شافعیؒ کے نزدیک یہ حکم صرف مکھی سے مخصوص ہے۔ وَ اَمَّا الشَّافِعِیُّ فَعِنْدَہٗ اَنَّ ھٰذَا خَاصٌّ بِالذُّبَابِ مگر اکثر علماء چیونٹی اور شہد کی مکھی وغیرہ کو بھی عام مکھی پر قیاس کرتے کہتے ہیں

"اگر وہ بھی مر کر کسی پاک چیز میں گر جائیں تو وہ چیز ناپاک نہیں ہوتی۔"

ج۔ مردار کا مدبوغ چمڑا

عبداللہ بن عکیمؓ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے:

اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَّلَا عَصَبٍ — مردار کے چمڑے اور پٹھوں وغیرہ سے فائدہ اٹھانا حلال نہیں۔

عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں آپ نے یہ فرمان اپنی وفات سے صرف ایک ماہ قبل جاری فرمایا

ف ابوداؤد عون المعبود ہ۔ ملہ صحیح بخاری ۳۔ ملہ ۔ ۷۷ کہ ابوداؤد

© rasailojaraid.com

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ آپ نے میمونہؓ کی خادمہ کی ایک مردہ بکری دیکھ کر ارشاد فرمایا:

هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا — تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا

حاضرین نے عرض کیا:

إِنَّهَا مَيْتَةٌ — یہ تو مردار ہے۔

ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا — اس کا کھانا ہی منع ہے۔

دوسری روایت میں ہے:

أَمَرَ أَنْ يُنْتَفَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ — حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ مردار کے چمڑے کو دباغت اور رنگنے سے پاک کرنے کے بعد اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

عبداللہ بن عکیم کی روایت سے متعلق شوکانیؒ فرماتے ہیں:

ولكنه كثير الاضطراب لا يقاوم حديث ميمونة في الصحة .... ويحمل حديث ابن عكيم على منع الانتفاع به قبل الدباغ

ابن عکیم کی حدیث صحت میں ابن عباسؓ کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ نیز ابن عکیم کی روایت میں جو مردار کے چمڑے کو نجس قرار دے کر اس سے فائدہ اٹھانے کو منع کیا گیا ہے اس سے مراد دباغت سے قبل چمڑے کا استعمال ہے۔ دباغت کے بعد منع نہیں

اس سلسلہ میں ایک اور اہم سوال یہ ہے کہ دباغت ہر قسم کے چمڑے کو پاک کر دیتی ہے یا بعض کو؟

شافعیؒ کہتے ہیں:

"دباغت سے صرف ایسے حلال جانوروں کا چمڑا پاک ہوتا ہے جو بغیر ذبح کیے مر گئے ہوں (ذبح شدہ حلال جانور کا چمڑا تو ویسے ہی پاک ہے)"

ابو حنیفہؒ کہتے ہیں:

"سوائے خنزیر کے ہر قسم کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے اور کتا بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ کیونکہ ارشاد ہے

---

۱ صحیحین وغیرہ ۲ ایضاً عن عائشہ ۳ نیل الاوطار ۱:۶۷ ۴ ہدایہ ۱:۲۹ ۵ مسلم عن ابن عباسؓ

© rasailojaraid.com

ایما اھاب دبغ فقد طھر

جو کوئی اہاب "یعنی چمڑا" بھی دباغت دیا جائے پاک ہو جاتا ہے

مگر محدثین اور اہل لغت کہتے ہیں:

انما یقال الاھاب لجلد ما یؤکل لحمہ

"اہاب" کہتے ہی حلال اور ماکول اللحم جانور کے چمڑے کو ہیں نجس جانوروں کے چمڑے اس میں شامل نہیں

درست بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر اور کتے کی طرح جو جانور بذاتِ خود نجس ہیں ان کا چمڑا دباغت کے بعد بھی نجس قرار دیا جانا چاہئے۔ البتہ شیر، چیتا وغیرہ جنگلی جانور جو بذاتِ خود نجس تو نہیں مگر ان کا کھانا حرام ہے۔ ان کے چمڑے کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ وہ دباغت کے بعد شرعاً پاک تو ہو جاتا ہے مگر اس کا استعمال منع ہے[1]

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن جلود السباع ان یفترش

حضور علیہ السلام نے درندوں کے چمڑے بچھانے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔[2]

شوکانی فرماتے ہیں:

ولا ملازمۃ بین ذلک وبین النجاسۃ کما لا ملازمۃ بین النھی عن الذھب والحریر ونجاستھما ..... بل یحکم بالطھارۃ بالدباغ مع منع الرکوب علیھا ونحوہ

درندوں کے چمڑے پر بیٹھنے وغیرہ سے منع کرنا لازماً اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ وہ ناپاک ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح مردوں کے لیے سونے اور ریشم کے استعمال کی ممانعت انہیں ناپاک قرار نہیں دیتی۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ درندے کی دباغت شدہ کھال پاک ہے مگر اس پر بیٹھنا اور اسے بچھانا منع ہے۔[3]

مختصر یہ کہ نجس العین جانوروں (خنزیر اور کتے) کے علاوہ کوئی جانور مردار بھی ہو تو اس کا چمڑا دباغت کے بعد پاک ہے اور اسے مس کرنے سے بدن یا کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔

---

[1] نیل: ۶۵ ——— [2] ترمذی [3] نیل: ۶۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مردار کے دیگر اجزاء

مردار کا گوشت تو حرام اور نجس ہے اور اس کا چمڑا باغت سے پاک ہو جاتا ہے مگر اس کے دیگر اجزاء ہڈیاں، سینگ، ناخن، بال، پر وغیرہ —— کا کیا حکم ہے؟

شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مردار کی ہڈیاں اور بال وغیرہ بھی مردار کے حکم میں اور اس لیے نجس و ناقابلِ استعمال ہیں"[1] ——

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

"یہ چیزیں مردار کے حکم میں نہیں لانھا لاحس لھا کیونکہ مردار کا حکم تو اس شئی پر لاگو ہوگا جو زندگی اور احساس سے بہرہ ور ہو اور یہ چیزیں بذاتِ خود احساس و شعور سے عاری ہیں"[2]

مگر اس سے بہتر دلیل حدیث کی روشنی میں یہ ہے کہ ایک طرف ارشادِ نبوی ہے

مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ[3] — زندہ جانور سے گوشت کاٹا جائے تو وہ مردار کے حکم میں ہے۔

اور دوسری طرف:

اتفقوا على ان الشعر اذا قطع من الحی انہ طاھر[4] — زندہ جانور کے بال وغیرہ کاٹے جائیں تو وہ بالاتفاق طاہر ہیں

چنانچہ قرآن مجید میں ہے[5]:

وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ — بھیڑوں، اونٹوں اور بکریوں کے بالوں میں تمہارے لیے وقت مقررہ تک نفع اور فائدہ کا سامان موجود ہے۔

اس سے ظاہر ہوا کہ جس طرح زندہ جانور کا کٹا ہوا گوشت اور اس کے بال حکم میں جدا ہیں اسی طرح مردہ جانور کے گوشت اور بالوں وغیرہ کا حکم بھی الگ الگ ہے۔ خصوصاً اس لیے بھی کہ:

انما حرم اکلھا[6] — مردار کا تو گوشت کھانا ہی منع ہے۔ اس کے دیگر

---

[1] ہدایہ: ۸۵، [2] ترمذی، ابوداؤد [3] ہدایہ: ۸۵ [4] سورۃ النحل [5] ۱۶ [6] صحیحین

باقی صفحہ ۶۴ پر

© rasailojaraid.com